

زندگی کا آخری انٹرویو یا بحث۔ یہ انٹرویو جو اس عظیم مجاہد کی زندگی شخصیت اور کارناموں کا بڑی حصہ کرتا ہے۔ تکمیر کے ”بہاد افغانستان نبر“ میں شائع ہو چکا ہے۔ مولوی احمد گل کی شہادت کے بعد ہم اسے دوبارہ شائع کر رہے ہیں تاکہ جو قارئین اب تک ان سے متعارف نہیں ہو سکے بھتے، وہ بھی اس شہید کا نذر کے حالاتِ زندگی سے واقعیت ہو سکیں۔

۳۴ سال مولوی احمد گل پکتیا کے کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی کے ہم جماعت اور دارالعلوم حقانیہ کوڑہ خاک کے فاضل درسِ نظامیہ ہیں۔ یہ دونوں مولانا عبد الحق رکن قومی اسمبلی کے شاگردِ رشید ہیں۔ مولوی احمد گل مجاہدین کی ست جماعتوں کی مستقرہ تنظیم میں سرکرنی مجلس شوریٰ اسکے رکن ہیں۔ اس سے قبل وہ اتحادِ اسلامی برائے آزادی افغانستان کے پہلے اتحاد میں چینی جوش بھتے۔ آجکل وہ مولانا حقانی کی تنظیم میں امیر تربیت و تعلیم ہیں۔ تبلیغ اور سیرت و اخلاق کے شعبہ کے نگران ہیں۔ وہ خاہر شاہ کے زمانے سے خلقی، پرچی اور شعلمہ نامی کیونسٹ تنظیموں کے خلاف علمی فکری اور عملی جہاد میں شرکیہ رہے ہیں۔ انہوں نے سردارِ واڈ کے عہد حکومت میں بڑے بڑے نظائرے منظم کئے۔ گردیز اور خرست میں جلویں نکالے کیونسوں کی سرگزیبوں کے خلاف افغانستان میں جن لوگوں نے باقاعدہ جہاد کا آغاز کیا ان میں مولانا حقانی، احمد شاہ اور مولوی احمد گل شامل ہتھے۔ گردیز کی جیلیں میں یہ چھ ماہ قید رہے۔ ان پر اگن کے گورنر کو، جو دہریہ لحتا، قتل کرنے کا منصوبہ بنانے کا الزام تھا۔ مولوی احمد گل نے تباہا کہ واڈ کے دور میں کیونسوں کی مجموعی تعداد ۷۷۳ ہزار تھی۔ ایک کروڑ ۵۶ لاکھ کے ملک میں یہ تعداد زیادہ نہ تھی۔ پھر ۷۷۳ ہزار میں بھی زیادہ تر متأثرین ہتھے۔ اصل کیونسٹ کیل ہزار تھے۔ روپی فوجوں کی آمد سے کیونسوں کا نظریاتی محاذ کمزور ہوا ہے۔ کیونکہ فریب کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ اور لوگوں نے کیونزم کا اصل اور نہایت مکروہ چہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ مولوی احمد گل نے یہ دیکھ پ انکشاف کیا کہ اس وقت افغانستان کی زمین سب سے زیادہ خلائقیوں اور پرچمیوں پر تنگ ہے۔ روپی اپنی کارروائیوں میں انہی کو آگے آگے رکھتے ہیں اور موت کے منہ میں دھکیلیتے ہیں وہ خود پھیپھی رہتے ہیں۔

ادھر مجاہدین کو روپیوں سے زیادہ ان خلقیوں سے نفرت ہے کیونکہ وہ اپنے ملک پر ٹوٹنے والی قیامت کا اصل ذمہ دار روپی کے ان نک خواروں کو ہی سمجھتے ہیں ان کی شامت اعمال نے انہیں بدترین انعام سے دوچار کیا ہے۔ روپی انہیں اپنا خدمت گار بنائے ہوئے ہیں وہ اپنے ماضی کے کروار پر سخت لپشیاں ہیں لیکن مجاہدین کیہے اب وہ قطعی ناقابل اعتماد میں اس لئے انہیں کہیں زندہ نہیں چھوڑا جاتا۔ انہیں ہر وقت قتل کر دئے جانے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ مولوی احمد گل نے یک سوال پر تباہا کہ روپی اپنادیں اپنے ساختہ سحرق اور بخار کے فرجی لائے تھے۔ ان سے کہا گیا تھا کہ تمہیں ڈیم اور پل بنانے کے لئے افغانستان سے جایا جا رہا ہے۔ یہ بہل پہنچے تو انہوں نے

مقامی لوگوں سے جو چیز سب سے زیادہ طلب کی وہ قرآن مجید کے نسخے تھے۔ انہوں نے افغانیوں سے کہا کہ تم اپنا پڑھا دیجارتی رکھو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ روسیوں نے ترکستانی علاستے کے ان فوجیوں کو غشیات کا نادی بنا یا ہوا تھا۔ لیکن ان میں سے کچھ فوجیوں نے غشیات کا استعمال ترک کیا۔ روسی افسروں کو جب اس ساری صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے بخارا اور سمرقند کے ان فوجیوں کو تیریزی سے تبدیل کیا اور اپنے مغربی علاقوں کی فوج کو یہاں پہنچایا۔

مولوی احمد گل نے بتایا کہ روس کے مقبوضہ ترکستانی علاقوں میں بھی آزادی کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ وہاں رژیم بر بھی پہنچ رہا ہے۔ روکس اس صورت حال سے بہت پریشان ہے۔ اسے افغانستان اور ترکستان کے فسمانوں کی عیزیت و حجیت، ان کی جدائی و شبابعت اور اسلام سے گھبری وابستگی کے پیش نظر یہ اندیشہ ہے کہ کبیں ان کی تحریک آزادی مخدود جدوجہد کی صورت اختیار نہ کرے۔ وہ ان کے درمیان رابطوں کو کاشنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ لیکن یہ رابطے اب دن بدن دسیع اور مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔

مولوی احمد گل مغضن تحریر و تقریر کے مجاہد ہیں ہیں، وہ اپنے کانڈر مولانا حقانی اور امام شاملؒ اوز امام ابن تیمیہؓ کی طرح صاحب سیف و قلم ہیں۔ انہوں نے خواست ارگن، ترمیہ، ڈیگنی، مارٹی مختانہ اور لیڑان کے معروفوں میں حصہ لیا۔ وہ لیڑان کھے کمانڈ بھی رہے۔ روکسی چوکیوں اور کنوارے پر متعدد حملے کئے۔ ایک حملے میں زخمی بھی ہوئے۔ مولانا جلال الدین حقانی کی عدم موجودگی میں وہی پکتیا کی کمان سنبھالتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت پورے افغانستان میں اور لاکھ مجاہدین مصروف جہاد ہیں۔ ملک کی ۵۰ فیصد آبادی ان کے ساتھ ہے اور ۸۰ فیصد علاستے پر مجاہدین کا مُؤثر کنٹرول ہے۔ روکس کا قبضہ صرف دارالحکومت کابل اور بڑے شہروں تک محدود ہے۔ اور وہاں بھی اسے سخت مراحت کا سامنا ہے۔ تحصیل اور گاؤں کی سطح پر نامہ نہاد کارل حکومت کا کہیں وجود نہیں۔ روکس نے جنیوا مذکرات پر جو امدادگی ظاہر کی ہے وہ اسکی پسپا اور شکست خوردگی کی علامت ہے۔ مولوی احمد گل نے کہا کہ یہاں کارل حکومت کی حیثیت مغضن ایک نقاب کی سی ہے وہ تو کھٹھٹی ہے۔ اصل اقتدار روکس کے پاس ہے۔

ماہنامہ تذکرہ — لاہور کا

مِهْمَمَتِ حَمْوَدَةٍ وَّ تَمْبَرَ عَنْ قِرْيَشَائِحٍ ہُوَ الْمُهَمَّ

۱۰۰۰ ایک تاریخی دستاویز ۱۰۰۰ مرحوم کی زندگی پر بھروسائیں کلوپیڈ یا

* صاحبزادہ مولانا فضل الرحمن اور مولانا زاہد الرشیدی کے مرحوم کے بارے میں دھیپ اور تفصیل افڑو یہ

* حضرت پرملک کے نام سیاستدانوں اور دانشوروں کی خوبصورت تحریریں۔ صفحات ۲۰۰۔ قیمت ۳۰ روپے

سفید کاغذ۔ سعیدہ طباعت — رابطہ کے لئے، ماہنامہ تذکرہ ۲۲۹ سرکلر روڈ لاہور